

## 172350- مسلمان کی عیسائی مطلقة بیوی کی حدت

سوال

میں جزاً رکھنے سے تعلق رکھتا ہوں اور اسلام کی طرف مائل ایک عیسائی عورت سے شادی کی، لیکن اللہ کی مرضی سے ہمارے مابین علیحدگی ہو گئی، سوال یہ ہے کہ کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت بھی حدت گزارے گی، اور اگر وہ حدت گزارنے سے انکار کر دے تو کیا میں اس پر حدت گزارنا ضروری قرار دوں؟

اور دوسرا مشکل یہ ہے کہ میں اس کے گھر میں بھی رہ رہا ہوں، میرے پاس کوئی اور رہائش نہیں جاں رہائش اختیار کر سکوں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے، یہ بتائیں کہ دین اسلام میں اس کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بھی عیسائی مسلمان عورت کی طرح طلاق اور خاوند فوت ہونے کی حدت گزارے گی۔

الموسوعۃ الفقہیہ میں درج ہے :

"احاف شافعیہ اور حابلہ اور مالکیہ اور ابو عبد کے ہاں اہل کتاب کی عورت پر بھی طلاق اور خاوند فوت ہونے یا نکاح فتح کرنے کی اسی طرح حدت ہے جس طرح ایک مسلمان عورت پر حدت ہوتی ہے، کیونکہ حدت کے متعلق جو احادیث وارد ہیں وہ عام ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ خاوند مسلمان ہونا چاہیے، کیونکہ حدت تو اللہ تعالیٰ اور خاوند کے حق کے ساتھ واجب ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿إِذَا مُؤْمِنَةٌ مُّؤْمِنُهُوَنَّ سَنَّكَاهُنَّ كَوْنَتِهِنَّ حَدْتَهُنَّ جَبَهَتِهِنَّ حَمَّ شَارِكَوْهُنَّ﴾۔ الاحزاب (49)۔

تو یہ خاوند کا حق ہے، اور کتابی یا ذمی عورت کو بھی حقوق العباد کا خطاب ہے وہ بھی اس پر عمل کر گئی، اس لیے اس پر حدت واجب ہو گئی، اور خاوند اور بچے کے حق کی بنیاد پر اسے حدت گزارنے پر مجبور کیا جائیگا؛ کیونکہ وہ عورت بھی حقوق العباد کی ادائیگی کر گئی "انتہی"

دوم:

حدت والی مطلقة عورت کے ساتھ رہائش کا معاملہ طلاق کے اعتبار سے ہو گا، اگر طلاق رجی ہو تو پھر ایک ہی رہائش میں اکٹھا رہنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ رجی طلاق والی عورت بیوی کے حکم میں ہوتی ہے۔

اور اگر طلاق بائیں ہو تو اس حالت میں وہ ایک دوسرے سے اجنبی میں، مرد کے لیے اسے دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا حلال نہیں، بلکہ ایک ہی رہائش میں رہنے والے ان شرعی صنواطی کی پابندی کرنا مشکل ہو گا، کہ خلوت نہ ہو اور پردہ بھی ایسے کیا جائے جس طرح ایک اجنبی اور غیر محرم عورت کرتی ہے، لیکن اگر کھلہ ہو اور اس کا ایک حصہ اپنے لیے مخصوص کرنا ممکن ہو کہ اس دروازہ اور باروپی خانہ اور لیٹرین وغیرہ بالکل علیحدہ ہو تو پھر صحیح ہے۔

لیکن دونوں ایسے گھر میں رہیں جہاں داخل ہونے کا دروازہ بھی ایک ہو اور اس کے باقی لوازمات یعنی لیٹرین اور باروپی خانہ بھی مشترک ہو تو پھر صحیح نہیں، کیونکہ اس حالت میں مندرجہ بالا ممنوعہ امور سے اختلاف مشکل ہے۔

**شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے ہیں :**

”تین طلاق یافتہ عورت باقی اجنبی عورتوں کی طرح اجنبی بن جاتی ہے، اس لیے مرد باقی اجنبی عورتوں کی طرح اس سے بھی خلوت نہیں کر سکتا، اور اسے باقی اجنبی عورتوں کی طرح اسے بھی دیکھنا جائز نہیں“ انتہی

الفتاوی الکبری (349/3).

جبے تین طلاق ہو چکی ہوں وہ طلاق بائیں والی عورت کھلاتی ہے، اسے یہ نونت کبری کہا جاتا ہے۔

لیکن جبے ایک یادو طلاق ہوئی ہوں اور رجوع کیے بغیر اس کی عدت ختم ہو جائے تو یہ یہ نونت صفری کھلاتی ہے، اس کا خاوند اس سے نیا عقد نکاح کر سکتا ہے۔

واللہ اعلم۔